روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعرات 13 جون 2002ء یکم ربیع الثانی 1423 ہجری-13 احسان 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 131

حضرت آدمؑ کی زبان

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جنت میں حضرت آدمؑ کی زبان عربی تھی- بعد میں وہ عربی کی بجائے سریانی زبان بولنے لگے-

(المزھر فی علوم اللغۃ وانواعھا- علامہ جلال الدین سیوطی ص17)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کے بارہ میں فرماتے ہیں:

جان کہ آثار نبویہ اور نصوص حدیثیہ اس بارے میں اس کثرت تک پہنچ گئے ہیں کہ جن سے دل کو تسلی اور اطمینان کا نور حاصل ہوتا ہے- جیسا کہ محدثوں پر پوشیدہ نہیں اور ابن عساکر جو مقبول اور ثقہ ہے ابن عباس سے اپنی تاریخ میں بیان کرتا ہے کہ بہ تحقیق آدم کی بولی جنت میں عربی ہی تھی اور اسی طرح عبدالملک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث لایا ہے اور دوسرے اہل علم بھی دوسری روایتوں سے بیان کرتے ہیں سو انہوں نے کہا ہے کہ عربی ہی پہلی زبان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور آدم کے ساتھ بہشت سے اتری ہے- پھر ایک زمانہ کے بعد محرف ہوگئی اور اس سے اور زبانیں پیدا ہوگئیں اور تحریف کے بعد جو پہلی زبان ظاہر ہوئی وہ سریانی تھی اور خدا تعالیٰ نے زبان کے بدلانے والوں کا لہجہ ویسا ہی کر دیا اور اسی واسطے متقدمین اس کو پہلی عربی کہا کرتے تھے- اور وہ ادنیٰ تغیر کے ساتھ عربی ہی تھی پھر اور زبانیں پیدا ہوگئیں جیسا کہ اور مذاہب پیدا ہوگئے اور یہی بات عقلمندوں کے نزدیک حق ہے پھر پہچاننے کے طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ تو قرآن میں زبان اور رنگ کے اختلاف کے بارہ میں ایک ہی جگہ ذکر پائے گا پس خدا تعالیٰ ان دونوں کو ایک جگہ ذکر کرنے سے یہی اشارہ کرتا ہے کہ زبان ایک زمانہ میں ایک تھی چنانچہ رنگ بھی ایک زمانہ میں ایک تھا پھر طول زمانہ کے بعد دونوں میں اختلاف ہوگیا پھر ایک لطیف اشارہ یہ ہے کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو اسماء کے سکھائے جانے میں آدم کا شریک ٹھہرایا ہے جیسا کہ دیلمی نے حدیث طین اور ماء میں روایت کی ہے پس تو اس قول میں فکر کر جو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میری امت میرے لئے پانی اور مٹی میں متمثل کی گئی ہے اور مجھے نام سکھلائے گئے جیسا کہ آدم کو نام سکھلائے گئے- پس اس امر میں فکر کر جس کی طرف آنحضرت صلعم نے اشارہ فرمایا اور تو جانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے بجز عربی کے کسی اور زبان کو نہیں جانتے تھے- ہاں آپ کو جوامع الکلم زبان عربی میں ملی تھی پس ظاہر ہوا کہ اسماء سے مراد حضرت آدم کے قصہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں زبان عربی ہے جیسا کہ نصوص قطعیہ کلام الٰہی کی اس پر دلالت کرتی ہیں-

(منن الرحمٰن - روحانی خزائن جلد 9 ص 214)

خصوصی درخواست دعا

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی صحت کے بارہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی مرسلہ اطلاع کے مطابق:-

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بدستور ہسپتال کے پرائیویٹ کمرہ میں زیر علاج ہیں- کھانا خوراک کی نالی کے ذریعہ دیا جا رہا ہے- کمزوری بہت زیادہ ہے- احباب جماعت سے اس نافع الناس اور بزرگ وجود کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے-

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نادار مریضوں کے لئے عطیات کی تحریک

فضل عمر ہسپتال نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج و معالجہ فراہم کرنے میں سرگرم عمل ہے- ہر سال ہزاروں افراد اس سہولت سے استفادہ کرتے ہیں- ملک میں مہنگائی کو مدنظر رکھتے ہوئے غریب اور مستحق افراد کا علاج و معالجہ کروانا ان کے بس میں نہیں رہا اور دوسری طرف ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ سے اس سہولت کو فراہم کرنے میں دشواری کا سامنا

باقی صفحہ 7 پر

مقابلہ سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ

نومبر 2002ء میں ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) اپنا چھٹا سالانہ کنونشن منعقد کر رہی ہے کنونشن کے موقع پر سافٹ ویئر ڈیویلپمنٹ کے ایک مقابلہ کا اہتمام کیا گیا ہے جس کیلئے اول انعام -/5000 روپے دوم انعام -/3000 روپے سوم انعام -/1500 روپے مقرر کیا گیا ہے-

مقابلہ میں حصہ لینے کے خواہش مند خواتین و حضرات مقابلہ کی تفصیلات کیلئے مکرم سید عزیز احمد صاحب صدر مقابلہ جات Uzair@ureach.com سے رابطہ فرمائیں-

(چیئرمین ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1892ء

2 جنوری	حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی بیعت جو بعد میں حضرت مصلح موعود کے خسر بنے۔
13 جنوری	مدراس کے ایک انگریز مسٹر ویٹ جان نے قادیان میں حاضر ہو کر احمدیت قبول کر لی۔
جنوری	حضور نے اہل لاہور پر اتمام حجت کے لئے جنوری کے تیسرے ہفتہ میں سفر لاہور اختیار فرمایا۔
31 جنوری	منشی میراں بخش صاحب کی کوٹھی میں حضور کا عظیم الشان لیکچر ہوا
فروری	مولوی عبدالحکیم کلانوری سے مباحثہ جو 3 فروری تک جاری رہا۔ بخاری سے ایک حوالہ معجزانہ طور پر ملنے کا ایمان افروز واقعہ ظاہر ہوا۔
فروری	دوسرے ہفتہ میں حضور سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ حکیم حسام الدین صاحب کے مکان پر قیام فرمایا۔
ـــــ	سفر کپورتھلہ۔ اس کے بعد حضور کپورتھلہ نہیں آئے۔
ـــــ	حضور کا سفر جالندھر۔ ایک ماہ قیام
17 مارچ	حضور نے جالندھر سے اشتہار شائع کیا جس میں ایک احمدی مکی بزرگ شیخ محمد بن شیخ احمد کی مکہ واپسی کے لئے مالی قربانی کی تحریک کی۔
مارچ	حضور کا سفر لدھیانہ۔ 'نشان آسمانی' کے نام سے کتاب کی تصنیف و اشاعت۔ حضرت نعمت اللہ ولی صاحب اور دیگر بزرگوں کی پیشگوئیوں کا تذکرہ۔
7 اپریل	مرزا احمد بیگ نے اپنی لڑکی محمدی بیگم کا نکاح مرزا سلطان محمد آف پٹی سے کر دیا۔
مئی	دعویٰ مسیحیت کے بعد ابتدائی سفروں سے مئی کے تیسرے ہفتے میں قادیان واپسی۔
26 مئی	حضور نے ممالک ہند میں اشاعت دین کے لئے واعظین کا تقرر کرنے کی خاطر مالی قربانی کی تحریک کی۔ اور سید محمد احسن صاحب امروہوی کو پہلا واعظ تجویز فرمایا۔
30 ستمبر	مرزا احمد بیگ اپنی لڑکی محمدی بیگم کا نکاح کرنے کے بعد پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہو گیا۔ مرزا سلطان محمد (خاوند) گریہ وزاری کے نتیجہ میں بچ گیا۔
10 دسمبر	مخالف علماء کو مباہلہ کی پہلی دعوت دی۔ اولین مخاطب مولوی نذیر حسین دہلوی تھے۔
27 تا **29** دسمبر	جماعت احمدیہ کا دوسرا جلسہ سالانہ۔ 500 افراد کی شرکت جن میں سے 327 افراد بیرون قادیان کے تھے۔
28 دسمبر	یورپ و امریکہ میں دعوت الی اللہ کے لئے مجلس شوریٰ کا انعقاد۔
ـــــ	امسال حضور کی صاحبزادی شوکت کی وفات ہوئی۔

محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب

مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد

حضرت عمرؓ کا پہلا خطاب

حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے دوسرے روز حضرت عمرؓ مسجد نبویؐ میں تشریف لے گئے منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا۔

یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا مجھے اس حال میں دیکھے کہ گویا میں اپنے آپ کو ابوبکرؓ کے بیٹھنے کی جگہ کا اہل سمجھتا ہوں۔

یہ فرمایا اور منبر کی ایک سیڑھی نیچے اتر کر حمد و ثناء کے بعد خطبہ دیا جس میں فرمایا۔

قرآن مجید پڑھو تا کہ اس کے ذریعہ معروف ہو جاؤ اور اس پر عمل کرو اس کے اہل بن جاؤ گے کسی بھی حق رکھنے والے کا حق بھی اس درجہ کو نہیں پہنچتا کہ خداتعالیٰ کی معصیت کے بارہ میں بھی اس کی اطاعت کی جائے۔ میں نے اپنی ذات کو خدا کے مال کے لحاظ سے وہی درجہ دیا ہے جو یتیم کے مال کو حاصل ہوتا ہے۔ میں اگر مستغنی رہا تو یہ مال لینے سے پرہیز کروں گا اور اگر محتاج ہو گیا تو مناسب طور پر معمولی خرچ لے لیا کروں گا۔ ابن الجوزی نے لکھا ہے کہ منبر پر چڑھ کر سب سے پہلے آپؓ نے دعا کی کہ خدایا میں سخت ہوں مجھے نرم کر دے کمزور ہوں مجھے مضبوط بنا دے بخیل ہوں مجھے سخی بنا دے۔

طبقات ابن سعد میں بھی آپؓ کی یہ دعا مذکور ہے طبقات میں لکھا ہے کہ آپؓ نے خداتعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد اپنے خطبہ میں فرمایا۔

میری تمہارے ذریعہ اور تمہاری میرے ذریعہ

باقی صفحہ 7 پر

مت چھینو

نغمہ ہائے الم کو مت روکو
مجھ سے میرا رباب مت چھینو

مئے غم سے نکھار ہے رخ پر
تم مری آب و تاب مت چھینو

حکم مت دو زباں بندی کا
جرأت احتساب مت چھینو

قدغن اظہار رائے پر نہ لگاؤ
تم حقِ شیخ و شاب مت چھینو

تھوپ کر میرے سر پہ الزامات
میرے منہ سے جواب مت چھینو

طائر فکر کے نہ پر کترو
ماہی دل سے آب مت چھینو

کھینچ کر منظر نشیب و فراز
ذوقِ راہِ ثواب مت چھینو

جھوٹے وعدوں کا آسرا دے کر
خوفِ روزِ حساب مت چھینو

دوستو ہے یہی ثواب کی راہ
آرزوئے ثواب مت چھینو

راہِ دیر و حرم نہ ہو مسدود
نعمت انتخاب مت چھینو

درج ہے جس میں حال زار سلیم
دوستو وہ کتاب مت چھینو

سلیم شاہجہانپوری

پبلشر آغا سیف اللہ 'پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

«اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا   میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا»

سیدنا حضرت مسیح موعود۔ پاکیزہ سیرت کے چند گوشے

نشانات، قبولیت دعا، علمی اور خارق عادت معجزے، آپ کی جذب وتاثیر کے ایمان افروز واقعات

مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب

قسط دوم آخر

احیاءِ موتیٰ

قبولیت دعا کا جہاں ایک پہلو ہلاکت و موت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے وہاں دوسرا پہلو احیاءِ موتیٰ یعنی مردوں کو زندہ کرنے اور مسیحائی و شفاء بخشی کے نشانوں کی صورت بھی ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود کا ایک الہام ہے (-) کہ وہ لوگوں کے لئے بیماریوں سے نجات کا ذریعہ بنے گا۔ اس الہام الٰہی میں جس شفاء بخشی کی طرف اشارہ ہے اس پر مجموعی نظر ڈالنے والا محسوس کرتا ہے کہ واقعی آپ خدا کی مجسم قدرت تھے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود سخت قسم کے خونی قولنج سے شدید بیمار ہو گئے۔ سولہ دن کی مسلسل علالت میں تین مرحلے موت وحیات میں شدید کشمکش کے ایسے آئے کہ نزدیکی رشتہ داروں نے آخری وقت یقین کر کے مسنون طریق پر آپ کو سورۃ یٰسین سنادی۔ سولھویں دن قطعی ناامیدی تھی۔ سب رشتہ دار جمع تھے بہت سارے ادھر ادھر ہو کر رو رہے تھے کیونکہ موت یقینی دکھائی دے رہی تھی!

خدا تعالیٰ نے مشکل ترین گھڑیوں میں اپنے بعض نبیوں کو خاص خاص دعا سکھائی اسی سنت کے مطابق یقینی موت کے ان نازک لمحات میں خدائے قادر نے آپ کو بھی الہاماً ایک دعا سکھائی۔

سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم
اللھم صل علیٰ محمد وال محمد

اور تفہیم ہوئی کہ دریا کے ریت ملے پانی سے ہاتھ گیلے کر کے سینہ و پشت اور منہ پر پھیرے جائیں۔ فوراً تعمیل ہوئی پھر کیا تھا؟ جسم کے ایک ایک بال سے آگ نکل رہی تھی۔ تمام بدن میں دردناک جلن تھی اور اس حالت سے بہرحال موت زیادہ بہتر معلوم ہوتی تھی مگر حضور فرماتے ہیں:۔

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے میں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ابھی اس پیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بیماری بکلی مجھے چھوڑ گئی۔ اور میں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے الہام ہوا۔

(-) یعنی اگر تمہیں اس نشان میں شک ہو جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا ہے تو تم اس کی نظیر کوئی شفا پیش کرو۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 209-208)

آپ کے صاحبزادہ مبارک احمد شدید بیمار ہو گئے۔ غشی پر غشی پڑنے لگی۔ کئی عورتیں پاس بیٹھی تھیں۔ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہو گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود قریب ہی مصروف دعا تھے۔ پاس آئے بیٹے کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی۔ دو تین منٹ بعد سانس آنا شروع ہو گیا اور نبض بھی محسوس ہونے لگی۔ اور بیٹا زندہ ہو گیا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 255)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے بیٹے عبدالرحیم خان شدید تپ محرقہ سے بیمار ہو گئے کوئی صورت جاں بری کی باقی نہ رہی۔ گویا مردہ کے حکم میں تھے۔ حضور نے بہت توجہ سے دعا کی تو فیصلہ کن وحی نازل ہوئی: "تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدر ہے" اس پر حضور نے گریہ وزاری سے سخت مغموم ہو کر کہا یا الٰہی "اگر دعا کا موقع نہیں تو میں شفاعت کرتا ہوں"۔

اس پر خدا کی طرف سے جلالی وحی نازل ہوئی:

یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذن الٰہی کے شفاعت کرے۔

اس پر حضور کا بدن کانپ اٹھا۔ آپ پر سکوت طاری تھا کہ بغیر توقف کے الہام ہوا:

انک انت المجاز

یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی جاتی ہے!

تب خاص تضرع اور ابتہال سے دوبارہ دعا شروع کر دی جو قبول ہوئی اور اس طرح موت سے ہمکنار عبدالرحیم قبر سے باہر نکل آیا اور صحت مند ہو کر خدا کے فضل سے لمبی عمر پائی۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن۔ جلد 22 صفحہ 230-229)

احیاء موتی کے یہ زندہ واقعات گواہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود خدا کی مجسم قدرت تھے!

خدا کی مجسم قدرت

سیدنا حضرت مسیح موعود خدا کی مجسم قدرت تھے۔ اس لئے کثرت کے ساتھ ایسے واقعات رونما ہوئے جو خدا کی قدرت کا اظہار ہوتے۔

ایک دفعہ حضور اپنے باغ میں پھر رہے تھے۔ جب آپ سنگترہ کے درخت کے پاس سے گزرے اور سنگترے کا ذکر چل پڑا۔ تو آپ کے صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد جو ابھی بچپنے میں تھے کہنے لگے کہ سنگترہ کو دل چاہتا ہے! حالانکہ سنگترہ کا موسم نہیں تھا۔ اس لئے درخت پھل سے بالکل خالی تھا۔ لیکن حضور کا دست مبارک اٹھا اور خالی شاخوں سے لگ کر واپس آیا تو اس میں ایک سنگترہ تھا۔ زرد رنگ کا پکا ہوا!

(سیرت المہدی حصہ اول)

ایک دفعہ حضور کسی سفر سے واپس آ رہے تھے۔ بٹالہ پہنچ کر یکہ پر سوار ہونا تھا۔ ایک ہندو جلدی سے اس طرف بیٹھ گیا جو سورج کے رخ سے دوسری جانب تھا۔ حضور کو وہاں بیٹھنا پڑا جہاں سورج کی شعاعیں سیدھی پڑ کر تکلیف کا موجب تھیں۔ خدا کی قدرت۔ شہر سے باہر نکلے تو اچانک بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہو کر سورج اور حضور کے درمیان آ گیا اور قادیان پہنچنے تک سایہ فگن رہا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول)

قیام سیالکوٹ کے دوران جب حضور محلہ جھنڈانوالہ کے ایک چوبارے میں رہتے تھے۔ ایک شب پندرہ سولہ دیگر آدمیوں سمیت حضور وہاں سوئے ہوئے تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں ٹک ٹک کی آواز آئی۔ حضور نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ ان لوگوں نے کہا کہ چھت نئی ہے کوئی خطرہ نہیں۔ کوئی چوہا وغیرہ ہو گا خوف کی بات نہیں اور یہ کہہ کر سو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر ویسی ہی آواز آئی۔ حضور نے دوبارہ سب کو جگایا مگر پھر انہوں نے پرواہ نہ کی۔ پھر تیسری دفعہ شہتیر کی آواز آئی اور حضور نے سختی سے سب کو اٹھایا اور فرمایا کمرے سے باہر نکل جاؤ۔ جب سب نکل گئے تو آخر میں حضور خود باہر تشریف لائے اور ساتھ ہی چھت اس زور سے گری کہ دوسری چھت کو بھی ساتھ لے کر نیچے جا پڑی!

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 236)

حضور کو خدائے قادر کی طرف سے حفاظت نصیب تھی اسی لئے ہمیشہ مخالفانہ تدبیر کرنے والوں کو کہا۔

ترے مکروں سے اے جاہل مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے

حضرت مسیح موعود کو خدا نے مبارک بنایا آپ سے برکتوں کے وعدے کئے اور فرمایا کہ:

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

اسی طرح فرمایا:

"میں تیرے دلی محبوں کے گروہ کو بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس واموال میں برکت ڈالوں گا"۔

حضور کی اس حیثیت کو لاکھوں نے تجربہ کیا اور فیضان پایا۔ اس پہلو کا ایک معمولی رنگ ہمیں ان واقعات میں دکھائی دیتا ہے جو ہمیشہ بیان ہوتے رہیں گے:۔

حضرت میاں عبداللہ سنوری صاحب راوی ہیں کہ ایک دفعہ حضور نے چند مہمانوں کی دعوت کی اور ان کے لئے گھر میں کھانا تیار کروایا مگر عین کھانے کے وقت اتنے ہی مہمان اور آ گئے اور بیت مبارک مہمانوں سے بھر گئی۔ حضور نے اندر کہلا بھیجا کہ اور مہمان آ گئے ہیں کھانا زیادہ بھجوا دیں اس پر گھر والوں نے حضور کو بلوا بھیجا اور کہا کہ کھانا تو تھوڑا ہے صرف ان چند مہمانوں کے مطابق پکایا گیا تھا جن کے واسطے آپ نے کہا تھا۔ شاید باقی کھانے کا تو کچھ کھینچ تان کر انتظام ہو سکے گا لیکن زردہ تو بہت ہی تھوڑا ہے اس کا کیا کیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ زردہ بھجواتی ہی نہیں صرف باقی کھانا نکال دیتی ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا نہیں یہ مناسب نہیں۔ تم زردہ کا برتن میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ حضرت صاحب نے اس برتن پر رومال ڈھانک دیا اور پھر رومال کے نیچے اپنا ہاتھ گزار کر اپنی انگلیاں زردہ میں داخل کر دیں اور پھر فرمایا کہ اب تم سب کے واسطے کھانا نکالو خدا برکت دے گا۔ چنانچہ میاں عبداللہ سنوری صاحب بیان کرتے ہیں کہ زردہ سب کے واسطے آیا اور سب نے کھایا اور پھر کچھ بچ بھی گیا۔ حضرت اماں جان فرماتی ہیں کہ اس طرح کے واقعات بارہا ہوئے ہیں کہ تھوڑا کھانا تیار ہوا اور پھر مہمان زیادہ آ گئے مثلاً پچاس کھانا ہوا تو سو آ گئے لیکن وہی کھانا حضرت صاحب کے دم سے کافی ہو جاتا رہا۔

ایک دفعہ حضرت اماں جان نے گھر میں حضور کے لئے بطور خاص مرغ پلاؤ تیار کرایا اور وہ پلاؤ اتنا ہی تھا

کہ بس حضور ہی کے واسطے تیار کرایا تھا۔ مگر اسی وقت اتفاق ہوا کہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے بیوی بچے بھی ادھر آ گئے اور حضور نے حضرت اماں جان سے فرمایا کہ ان کو بھی کھانا کھلائیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ چاول تو بالکل ہی تھوڑے ہیں صرف آپ کے واسطے تیار کروائے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ چاول کہاں ہیں؟۔ پھر حضور نے چاولوں پر دم کر کے فرمایا کہ اب تقسیم کریں اور ایسی برکت پڑی کہ سب نے سیر ہو کر کھائے اور بعد میں حضرت مولانا نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب کو بھی بھجوائے گئے۔ اسی طرح اور کئی لوگوں کو بھی قادیان میں کھلائے۔ اور چونکہ وہ برکت والے چاول تھے اس لئے کئی لوگوں نے آ آ کر مانگے اور سب کو تھوڑے تھوڑے تقسیم کئے اور وہ چاول سب کے لئے کافی ہو گئے۔

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 149-147)

شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی سے سیرت المہدی جلد اول صفحہ 149 پر روایت نمبر 145 درج ہے:۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود انبالہ میں قیام فرما تھے۔ اندر سے کھانا آیا جو صرف دو آدمیوں کی مقدار کا کھانا تھا۔ مگر دس بارہ احباب تھے سب نے کھایا اور سیر ہو کر کھایا۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ کسی جلسہ کا موقع تھا اور ہم لوگ حضرت مسیح موعود کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور کے لئے اندر سے کھانا آ گیا۔ ہم سمجھتے تھے کہ بہت عمدہ کھانا ہو گا لیکن دیکھا تو تھوڑا سا خشکہ تھا (یعنی ابلے ہوئے چاول) اور کچھ دال تھی۔ یہ کھانا صرف ایک آدمی کی مقدار کا کھانا تھا مگر حضور نے ہم لوگوں سے فرمایا کہ آپ بھی کھانا کھالیں۔ چنانچہ ہم بھی ساتھ شامل ہو گئے اور اگرچہ ہم بہت سارے آدمی تھے مگر سب سیر ہو گئے۔

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 149)

یقیناً یہی وہ برکت ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے دستر خوان سے چلی اور ملکوں ملکوں پھیلتی چلی جارہی ہے اور اب نظر آ رہا ہے کہ یہی برکت ہے جس سے روئے زمین کی تمام انسانیت فیض یاب ہو گی۔

سیٹی بج چکی ہے!

سیدنا حضرت مسیح موعود کی سب سے بڑی اور دلی تمنا تھی کہ دین حق کی اکناف عالم میں بھرپور اشاعت ہو۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود کوئی تصنیف فرما رہے تھے۔ کسی شخص نے بڑے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے فرمایا کہ آپ دروازہ پر جا کر معلوم کریں کہ کون ہے؟ اور کیا پیغام لایا ہے؟۔ مفتی صاحب نے دروازہ کھولا تو دستک دینے والے نے بتایا کہ مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی کا امرتسر میں ایک مولوی کے ساتھ مناظرہ ہوا امروہی صاحب نے اسے شکست فاش دی ہے۔ اسے خوب رگیدا ہے اور لاجواب کر دیا ہے میں یہی خوشخبری حضور کو سنانے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ یہ پیغام سن کر حضرت مسیح موعود مسکرائے اور فرمایا کہ جس زور سے انہوں نے دستک دی اس سے میں تو سمجھا کہ وہ یہ خوشخبری لائے ہیں کہ یورپ ایمان لے آیا ہے! اندازہ کیجئے حضور کی قلبی حالت کا۔ آپ کس طرح کی اور کس سطح کی کامیابیاں چاہتے تھے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت میاں معراج الدین صاحب لاہور کی ایک بیت الذکر میں بیٹھے تھے۔ زمانہ احمدیت کے آغاز کا تھا۔ جبکہ ہر طرف کفر کے فتوے زور شور سے دیئے جا رہے تھے۔ ہر طرف مخالفت اور اشتعال انگیزی کی آگ بھڑک رہی تھی۔ دونوں بزرگ سارے حالات کا ذکر کر کے ایک دوسرے سے اظہار خیال کر رہے تھے کہ ایسے حالات میں سلسلہ کیسے چلے گا؟ اتفاق سے اسی وقت وہاں بیت الذکر میں ایک مجذوب فقیر آ گیا اور کہنے لگا کہ کیا باتیں کر رہے ہیں آپ یہاں بیٹھے۔! انہوں نے بتایا کہ ہم حضرت مرزا صاحب کی بات کر رہے ہیں کہ ان کی جماعت کیسے بنے گی؟

وہ مجذوب کہنے لگا کہ میری بات سن کر غور کرو۔ سرکار کی طرف سے ایک شخص کو حکم ہوا کہ آجڑی بن جاؤ یعنی بھیڑ بکریاں چراؤ۔ وہ گڈریوں کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ ہمیں آجڑی بننے کا حکم ملا ہے اس لئے ہمیں کچھ بھیڑ بکریاں دی جائیں۔ گڈریئے بہت غصہ میں بولے کہ تجھے بھیڑ بکریاں کیسے دے دیں جب کہ تجھے کوئی تجربہ نہیں نہ تو آجڑی اور نہ تیرا باپ آجڑی ہے۔ وہ بے چارہ سرکار کے پاس پہنچ گیا۔ رویا پیٹا کہ سرکار! وہ لوگ مجھے بھیڑیں بکریاں نہیں دیتے اور غصہ سے نکال دیا ہے۔ سرکار نے کہا کہ تم جاؤ اور جو جو بھیڑ بکری تمہیں پسند ہو اس کو ہاتھ لگاؤ۔ اور پھر پہاڑ کے اوپر چڑھ کر سیٹی بجاؤ۔ جونہی تم سیٹی بجاؤ گے تو جن بھیڑ بکریوں کو تم نے ہاتھ لگایا تھا' وہ دوڑ کر تمہارے پاس آ جائیں گی!

مجذوب فقیر یہ بات سنا کر کہنے لگا۔ یہی حال مرزا صاحب کا ہے۔ سیٹی بج چکی ہے۔ لوگ خود بخود دوڑ کر مرزا صاحب کے پاس آ جائیں گے۔

(الفضل یکم جنوری 1952ء)

آج اقوام عالم اور ہر رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے انسان فوج در فوج کروڑوں کی تعداد میں بیک وقت بیعت کر کے اعلان کر رہے ہیں کہ خلق خدا کو ایک ہاتھ پر جمع کر دینے کی سیٹی بج چکی ہے اور خدا کی تقدیر حرکت میں ہے!

کل برکة من محمدؐ

وقت آنے پر انسانیت کو زندگی کا پیغام دینے والے شخص محیی کی تلاش میں فرشتے ایک جماعت کی صورت میں نکلے اور قادیان کے اوپر خصوصاً سیدنا حضرت مسیح موعود پر آن رکے۔ آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ملائکہ کے لیڈر نے کہا

هذا رجل يحب رسول الله

کہ اس عالی منصب کے لئے جس شخص کی تلاش تھی وہ یہی ہے۔ جو قلب و روح کی گہرائی سے سچا عاشق رسولؐ ہے۔

اس کشفی نظارہ کے علاوہ ایک اور کشف میں دیکھا کہ ملائکہ اپنی کمروں پر سقوں یعنی ماشکیوں کی طرح نور کی مشکیں اٹھائے حاضر ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کے در و بام پر اس نور کا چھڑکاؤ کر رہے ہیں۔ حضور نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ یہ وہی درود شریف ہے جو سچے عشق رسول میں آپ نے دن رات بے انتہا بھیجا۔ اور اب خدا نے اسے نور میں بدل کر اس سے آپ کا گھر بار منور و معطر کرنے کا حکم دیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود میں جو خصوصیات پیدا ہوئیں۔ آپ نے جو عالی مناصب و مقامات حاصل کئے۔ وہ سب کچھ برکات مصطفویؐ ہیں ایک جگہ حضور فرماتے ہیں:۔

''یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں (۔) آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا''

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 412)

دائمی روحانی قیادت

سیدنا حضرت مسیح موعود موعود اقوام عالم ہیں۔ روحانی لحاظ سے آپ کا ذکر ہر مذہب و ملت کا سرمایہ افتخار ہے۔ چودہ صدیوں کے دوران امت محمدیہؐ کے خدا رسیدہ بزرگ دنیا کے ہر خطہ میں منادی کرتے رہے۔ آخر کار وقت ظہور آیا تو مقبولان بارگاہ الٰہی نے خدا سے خبریں پا کر خلق خدا کی راہنمائی کی۔

صرف ایک مثال اور سنیئے۔ حضرت بابا کریم بخش قادیان کی بیت اقصیٰ سے ابھی باہر تھے۔ حضرت مسیح موعود نے بیت الذکر کے اندر کسی کو بیٹھ جانے کا ارشاد فرمایا۔ آواز کان میں پڑی تو بابا کریم بخش زمین پر بیٹھ گیا اور گھسٹ گھسٹ کر بیت الذکر میں پہنچا۔ کسی دیکھنے والے اور پھر پوچھنے والے کو اس کی وجہ بتائی۔ فرمایا ٹھیک ہے میں مخاطب نہیں تھا مگر آواز میرے کان تک پہنچ گئی اگر اسی دوران میرا دم نکل جاتا تو خدا کے حضور کیا جواب دیتا کہ بات سنی اور تعمیل نہ کی!

آپ کو یاد آ گیا ہو گا یہ بعینہٖ وہی واقعہ ہے وہی جواب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عبداللہ بن رواحہؓ کے ساتھ گزرا۔

وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

یہی پاکیزہ انقلاب جماعت احمدیہ کی پہچان ہے۔ قیامت تک اس انقلاب کو ممتد کرنے کے لئے خدا نے حضرت مسیح موعود کو عطا فرمودہ علم کے مطابق قدرت ثانیہ کو خلافت احمدیہ کی صورت میں قائم فرمایا ہے اس طرح بالواسطہ حضرت مسیح موعود کا مبارک روحانی وجود ہمارا راہنما ہے۔ اور خلافت کے طفیل ہم اسی پاک درخت وجود کی شاخیں ہیں۔ اسی روحانی تعلق کی کچھ تفصیل آج کی گزارشات کا آخری حصہ ہے۔

قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت الحاج مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر ساری جماعت نے بالاتفاق کہا کہ آپ کی اطاعت ہمارے لئے اسی طرح لازم ہے جس طرح حضرت مسیح موعود کی اطاعت ساری جماعت کرتی تھی۔ 1914ء میں قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفہ ہوئے تو بعض ''بڑوں'' نے اختلاف کیا اور لاہور جا بیٹھے۔ اس مرحلہ پر خدائے قادر کی طرف سے راہنمائی کی ایک ایمان افروز روایت سنیئے۔

حیدر آباد دکن ہندوستان کے ہوم سیکرٹری نواب اکبر یار جنگ نے حضرت مسیح موعود کی وفات سے چند یوم پہلے لاہور میں بیعت کی سعادت پائی پھر حیدر آباد چلے گئے۔ حضور کی المناک وفات اور پھر دوسری قدرت کے ظہور کی خبر سنی تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت کر لی۔ خلافت ثانیہ کے قیام پر اختلاف کا سن کر سوچ میں پڑ گئے اور فیصلہ کیا کہ خود قادیان جا کر تسلی ہونے پر بیعت کریں گے۔ 1916ء میں موقعہ بنا۔ پہلے لاہور پہنچے۔ اختلاف کرنے والے عمائدین کی باتیں سنیں اور حیران تھے کہ اتنے عظیم الشان عالمگیر مشن کو چلانے کے لئے ایک کم عمر' کم تعلیم یافتہ اور کم تجربہ کار کس طرح موزوں ہو سکتا ہے۔ لاہور والوں نے یہ بھی زور دیا کہ آپ کو قادیان جانے کی ضرورت نہیں ہے مگر آپ جو ارداہ کر کے چلے تھے اس کے مطابق قادیان جا کر حالات معلوم کئے۔ تین چار دن تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور دوسرے بزرگوں سے خوب باتیں کیں مگر تسلی نہ ہوئی۔ آخر واپسی کا ارادہ کر لیا۔ اس مرحلہ پر خدا کا عجیب کرم ہوا ایک نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح محراب میں رخ انور مقتدیوں کی طرف کر کے بیٹھ گئے اور مختلف باتیں کرنے لگے۔ اس دوران نواب اکبر یار جنگ کی نظریں حضور کی پیشانی پر جم گئیں اسی سوچ میں غرق تھے کہ یہ نوجوان۔ مسیح و مہدی کا عظیم الشان مشن کس طرح چلا سکتا ہے۔ اسی لمحہ آپ پر کشفی حالت طاری ہوئی اور دیکھا کہ پیچھے محراب میں حضرت مسیح موعود جلوہ گر ہوئے ہیں۔ تب نواب صاحب کی نظریں بے اختیار حضرت مسیح پاک کی مبارک پیشانی پر جا لگیں۔ ایک روحانی اطمینان ملا۔ کہ یہ ہے نا قیادت کرنے والی عظیم شخصیت۔

نواب صاحب کی نظریں اسی مبارک پیشانی پر جمی رہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود کا وجود کم ہونا شروع ہوا۔ اور کم ہوتے ہوتے اچانک حضرت مصلح موعود کے وجود میں یوں سما گیا جیسے کوئی ہتھیار میان میں سما جاتا ہے۔ اس نظارہ سے خدائے قادر نے حقیقت آشکار کر دی

1926ء کا واقعہ ہے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کے صاحبزادہ محمد طیب صاحب نے قیام پشاور کے دوران مکاشفہ میں دیکھا کہ آپ اپنے دو بھائیوں عبدالسلام احمد اور ابوالحسن قدسی صاحب کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی مجلس میں حاضر ہیں جہاں بہت سارے افغان بیٹھے ہیں اور حضور گفتگو فرما رہے ہیں۔ اسی مکاشفہ میں تینوں بھائی بیعت کی درخواست کرتے ہیں جس پر حضور نے فرمایا کہ:

''میں نے ایک اور شخص کو بیعت لینے کی اجازت دی ہے''

تب انہوں نے درخواست کی کہ ہم آپ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت چاہتے ہیں۔ اس پر حضور

باقی صفحہ 5 پر

محترم ناصر محمد سیال صاحب - ایک ذہین دماغ

مکرم انور احمد کاہلوں صاحب

محترم ناصر محمد سیال صاحب حضرت چوہدری فتح محمد سیال جو حضرت مسیح موعود کے ممتاز رفیق تھے کے بیٹے تھے- چوہدری فتح محمد سیال نے حضرت مصلح موعود کے عہد خلافت میں دعوت الی اللہ کے میدان میں گراں بہا خدمات سرانجام دی تھیں- 1913ء میں آپ کو پہلے احمدی مشنری کی حیثیت سے انگلستان بھیجا گیا- اپنے قیام کے دوران آپ نے وہ قطعہ زمین خریدا جس پر بیت فضل اور محمود ہال بعد میں تعمیر ہوئے- آپ نے ربوہ میں بطور ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ایک لمبے عرصہ تک خدمات انجام دیں-

مکرم ناصر محمد سیال صاحب بے حد ذہین طالب علم تھے- آپ نے Lowa یونیورسٹی سے کیمیکل انجینئرنگ کی MSc کی ڈگری حاصل کی- میری ان سے پہلی ملاقات C-122 ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئی- آپ کی بہن محترمہ آمنہ کے خاوند مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب نے میرا تعارف ان سے کروایا-

حضرت مصلح موعود کی تحریک پر ناصر سیال صاحب نے اپنی زندگی سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دی- جب تک فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ قائم رہا آپ نے اس میں ہی کام کیا- آپ کی شادی حضرت مصلح موعود کی سب سے چھوٹی صاحبزادی امتہ الجمیل کے ساتھ ہوئی- اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹے اور تین بیٹیوں سے نوازا-

1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ہجرت کر کے لندن تشریف لائے تو ناصر سیال صاحب نے پھر اپنی خدمات جماعت کو پیش کر دیں- آپ کو اپنا پیشہ جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی- اس دوران آپ نے افریقہ میں چینی بنانے کی صنعت کا عملی جائزہ لیا اور کریسنٹ شوگر ملز میں ٹریننگ حاصل کی- شاید حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے آپ کا تعارف غلام فاروق خان سے کرایا جو جیوٹ بورڈ کے چیئرمین' واپڈا کے چیئرمین' مرکزی وزیر اور مشرقی پاکستان کے گورنر رہ چکے تھے- اس تعارف کی بنا پر آپ کو میرپور خاص شوگر مل کا چیف کیمسٹ مقرر کیا گیا-

غلام فاروق خان اور ان کے بیٹے کے اعتماد کو پورا کرتے ہوئے ناصر سیال صاحب نے یہ مل آغاز سے لے کر غیر معمولی کامیابی سے چلائی- بعد ازاں آپ نے سانگلہ ہل میں شوگر مل ڈیزائن کی اور نصب کرنے میں مدد دی- اس کے بعد آپ کو شاہ تاج شوگر مل میں چیف کیمسٹ متعین کیا گیا وہاں آپ نے کافی عرصہ تک کام کیا- 1974ء سے 1976ء تک میں شاہ تاج مل کا جنرل مینیجر رہا اور سیال صاحب کی کوشش سے نتائج شاندار رہے- میں نے سٹاف کو یہ پیشکش کی تھی کہ اگر کوئی ایسی تجویز پیش کرے جو مل کے لئے نفع بخش ہو تو بچت کا دس فیصد اس سٹاف کے ممبر کو بونس کے طور پر ادا کیا جائے گا- صرف ناصر سیال صاحب نے اس چیلنج سے فائدہ اٹھایا- میں نہیں سمجھتا کہ ناصر سیال صاحب کا مقصد مالی منفعت تھا- انہوں نے یہ تجویز دی تھی کہ گنا کاٹنے والی مشین کی گردش بائیں سے دائیں طرف کی بجائے دائیں سے بائیں طرف ہو' کچھ مخالفت کے باوجود ان کی یہ تجویز میں نے قبول کر لی- اس کی بنا پر چینی کی فی ٹن پیداوار بہت بڑھ گئی- میری اجازت سے انہوں نے چینی پکنے کے مراحل میں ایک خاص پوڈر شامل کیا- اس سے بھی پیداوار میں اضافہ ہوا- حساب کے مطابق 1985ء کے سال کے دوران صرف ناصر سیال صاحب کی تجاویز کی بنا پر مل کو آٹھ لاکھ روپے کا زائد فائدہ ہوا- پھر ان کو سوڈان شوگر مل میں ایک اعلیٰ عہدہ کی پیشکش کی گئی- ان کے کام سے انتظامیہ اتنی خوش ہوئی کہ انہوں نے ناصر سیال صاحب کو بڑی اچھی تنخواہ پر لمبے عرصہ کے لئے ملازم رکھنا چاہا- اس دوران انہوں نے راب اور بھٹی میں جلنے والے تیل کو ملا کر ایک سستا ایندھن ایجاد کیا-

دنیا کے بعض ممالک میں جہاں بندرگاہیں دور ہیں راب بعض اوقات ضائع کر دیا جاتا ہے- پاکستان میں جب مارکیٹ بہتر ہوتی ہے تو راب جو کہ حیوانات اور مرغیوں کی خوراک کا اہم جزو ہے' کراچی سے ہالینڈ کے لئے برآمد کی جاتی ہے-

سوڈان سے ناصر صاحب لندن آ گئے اور راب اور بھٹی کے تیل کو ملا کر سستا ایندھن تیار کرنے کے منصوبہ میں ہمہ تن لگ گئے- ناصر صاحب کو پتہ چلا کہ ملک کے شمال میں ایک کمپنی Vickers کے پاس ایک Homogeniser ہے جو انہوں نے ایک آبدوز کشتی سے نکالا تھا لیکن اب مستعمل نہیں تھا- ہم دونوں ان کے پاس گئے اور یہ Homogeniser کرایہ پر لیا گل فورڈ میں Surrey University نے معمولی معاوضہ کے عوض تجربات کی اجازت دے دی- ابتداء میں اس ڈیپارٹمنٹ کے انچارج نے اس خیال کا مذاق اڑایا اور کہا کہ سب کو معلوم ہے کہ تیل اور پانی کبھی نہیں ملا کرتے- آخر کار وہ ایجاد میں حصہ کے لئے دعویدار بن گیا- وہ وقتاً فوقتاً ناکامی کا اعلان کرتا رہتا- ناصر صاحب کے لئے یہ ضروری ہو گیا کہ اس تجربہ کو کامیاب بنانے کے لئے بار بار گل فورڈ کے چکر لگائیں- Surrey University نے سیال ایندھن کے بارہ میں ایک مقالہ شائع کیا اور اس کامیابی کا سہرا اپنے سر باندھنے کی بھی کوشش کی- بعد ازاں اس ایندھن کو Patent کروانے کا مرحلہ پیش آیا- کافی محنت اور خرچ کے بعد ناصر صاحب اس ایجاد کو چینی بنانے والے تقریباً سب ملکوں میں Patent کروانے میں کامیاب ہو گئے- اس ایجاد کو مارکیٹ میں لانے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا مرحلہ دشوارتر ثابت ہوا- کینیڈا کی ایک ایجنسی نے اس ایجاد کو تجارتی سطح پر کامیاب بنانے کا تجربہ کیا- بایں ہمہ جب تک یہ کامیاب تجارتی ایجاد ثابت نہ ہو جائے کوئی کارخانہ بھٹی کے تیل کی بجائے سیال ایندھن کے لئے اپنے Boiler تبدیل کرنے پر آمادہ نہ ہوا- بعض جانب سے مدد کی امید عہد شکنی کا شکار ہو گئی اور ناصر صاحب کسی شوگر مل کو سیال ایندھن بنانے اور مارکیٹ میں لانے کی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکے- پھر آپ ٹریننگ کے بعد ریونیو کینیڈا جو کہ حکومت کینیڈا کی ایک ایجنسی تھی کا کام کرنے لگ گئے' بوقت وفات آپ دنیاوی لحاظ سے تو امیر نہ تھے لیکن کئی اور لحاظ سے بے حد متمول تھے- لین دین میں دیانت اور ممتاز موجد ہونے کے باعث قابل تعریف اور بے حد معزز شخص تھے- آپ بہت سخی' نیک' مسکین طبع' خوش خلق' مہذب اور صاحب لیاقت انسان تھے- ان اوصاف کی بنا پر آپ کی یاد ہمیشہ زندہ رہے گی-

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند کرے اور ان کے پسماندگان اور عزیزوں کو صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے- (آمین)

تبصرہ کتب

سیرت

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال

نام کتاب: سیرت حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال
مؤلف: امتہ الشافی سیال صاحبہ
صفدر نذیر گولیکی صاحب
تعداد صفحات: 417
قیمت: 150 روپے

حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی شخصیت جماعت میں خاص مقام رکھتی ہے- آپ کو بھرپور انداز میں اندرون و بیرون ملک نمایاں خدمات دینیہ کی توفیق ملی- آپ کو جماعت احمدیہ کے پہلے بیرون ملک جانے والے مربی کا اعزاز بھی حاصل ہے- حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دور میں 1913ء میں آپ دعوت دین کے لئے برطانیہ تشریف لے گئے-

حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب 1887ء میں جوڑا کلاں ضلع قصور میں پیدا ہوئے- آپ کے والد حضرت چوہدری نظام الدین صاحب نے 1899ء میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کی- اپنے والد کے ہمراہ حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب بھی قادیان آئے اور بیعت کی سعادت حاصل کی- آپ کے والد نے آپ کو تعلیم کے لئے قادیان بھجوا دیا اور یہاں حضرت مسیح موعود کی دعائیں حاصل کیں اور 1907ء میں ہی اپنی زندگی خدمت دین کے لئے پیش کر دی- 1912ء میں آپ نے علی گڑھ سے ایم- اے کیا اور قادیان آ گئے- اگلے سال 1913ء میں آپ مربی سلسلہ کے طور پر لنڈن بھجوائے گئے اور تین سال وہاں مقیم رہے- دوسری بار 1919ء تا 1921ء تک لنڈن مشن کے امیر رہے- 1924ء میں حضرت مصلح موعود لنڈن تشریف لے گئے تو آپ کو بھی سفر میں معیت کا اعزاز حاصل ہوا- تحریک شدھی میں امیر کے طور پر خدمات کی توفیق پائی- آپ قادیان اور ربوہ میں ناظر تالیف و اشاعت' ناظر دعوۃ الی اللہ' ناظر تعلیم و تربیت' ناظر اصلاح و ارشاد اور ناظر اعلیٰ کے عہدوں پر فائز رہے- 28 فروری 1960ء کو آپ نے وفات پائی اور قطعہ رفقاء بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے- 1946ء کے عام انتخابات میں آپ تحصیل بٹالہ سے پنجاب اسمبلی کے رکن بھی منتخب ہوئے-

زیر تبصرہ کتاب جو کہ آپ کی صاحبزادی مکرمہ امتہ الشافی سیال صاحبہ اور مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ کی مشترکہ کاوش ہے- اس کتاب میں حضرت چوہدری صاحب کی سیرت و سوانح کو یکجائی صورت میں بیان کیا گیا ہے- جیسا کہ مذکورہ بالا کوائف سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے کس قدر نمایاں خدمات دینیہ کی توفیق پائی ان تمام امور کا تفصیلی احاطہ اس کتاب میں کیا گیا ہے- آپ کی خدمات تاریخ احمدیت کا روشن باب ہے- آپ کی ساری زندگی اطاعت امام اور خدمت دین سے عبارت ہے- آپ کی عائلی زندگی' تاریخی معلومات' جدوجہد مسلسل اور ایمان افروز واقعات سے آگاہی کے لئے زیر نظر کتاب احباب جماعت کے لئے معلومات افزا اور مفید ثابت ہو گی-

(ایم- ایم- طاہر)

بقیہ صفحہ 4

نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

''میری اور اس شخص کی بیعت میں کوئی فرق نہیں ہے''

آج جس دور سے ہم گزر رہے ہیں اسے بہت تفصیلی مشابہت حضرت مسیح موعود کے مبارک دور سے حاصل ہے- مولیٰ کریم کے حضور دعا کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ وہ اپنے خارق عادت فضل سے اس مبارک دور کو بہت وسیع فرمائے- ہمارے محبوب آقا خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہر لمحہ اپنی حفظ و امان میں رکھے- آپ کی تمناؤں کو پورا فرمائے اور ہمیں سچی روح کے ساتھ کما حقہ' آپ کی کامل اطاعت کی ہمیشہ سعادت بخشے-

اسپرین کے طبی استعمالات

(اپنے ڈاکٹر کے مشورہ کے بغیر ہرگز نہ لیں)

ڈاکٹر ایس اے اختر صاحب

اسپرین تقریباً ایک صدی سے درد- بخار اور سوجن کو کم کرنے کے لئے استعمال کی جارہی ہے- حال ہی میں اس کی افادیت خون پتلا کرنے والی دوا (Anti Platelet Agent) کے طور پر ثابت ہوئی ہے- جو شریانوں میں خون کے جم جانے کے عمل (Thrombosis) پہ اثر انداز ہوتی ہے- وہ مریض جن میں خون کی نالیوں میں خون کے جمنے کی بیماری ہو- 75Mg سے 150Mg اسپرین ایک لمبے عرصے تک لے سکتے ہیں- جب تک کہ ایسے مخصوص حالات نہ پیدا ہوں-- جس میں اس کی ممانعت کردی جائے- اسپرین مائیوکارڈیل انفارکشن (MI) کے خطرہ کو کم کرنے میں مفید ہے- اس علاج سے شدید (MI) اور دل کے دورہ سے موت کا خطرہ 50% کم ہو جاتا ہے- یہ نتیجہ کئی بڑے مطالعات (Studies) سے اخذ کیا گیا ہے-

وہ تمام مریض جن کی یہ تشخیص ہو چکی ہو- کہ وہ غیر یقینی درد دل (Unstable Angina) میں مبتلا ہیں- ان کو 150Mg اسپرین روزانہ 3 ماہ تک کھانی چاہئے اس کے بعد 75Mg روزانہ غیر معینہ مدت کے لئے استعمال کرنی چاہئے-

ذیابیطس کے مریض کا دل کی بیماری سے مرنے کا خطرہ دو سے تین گنا بڑھ جاتا ہے- خون کی نالیوں میں چربی کا جمع ہو جانا- اور خون کا جم جانا اہم اسباب ہیں-

ذیابیطس کے مریضوں میں پلیٹ لٹس (Platelets) ان عوامل سے زود حس ہو جاتے ہیں- جو پلیٹ لٹس کو آپس میں چپکا کر خون گاڑھا کر دیتے ہیں- بہت سے تجربات سے اسپرین کی یہ افادیت ثابت ہو چکی ہے- کہ اسپرین ذیابیطس کے مریضوں میں دل کی بیماری کے خطرہ کو روکنے کے لئے بنیادی یا ثانوی درجہ کا عامل ہے-

ذیابیطس کے مریضوں میں آنکھوں کی خرابی (Retino Pathy) کے علاج میں اسپرین کے استعمال کو شروع میں ہی جاری کرنے سے اس میں کسی قسم کی پیچیدگی پیدا نہیں ہوتی-

ہر طرح کے ذیابیطس کے مریضوں (Niddm) کو اسپرین کی 75Mg کی مقدار روزانہ غیر معینہ مدت تک دی جانی چاہئے- جب تک کہ ایسے مخصوص حالات نہ پیدا ہوں جائیں- جہاں اسپرین کی ممانعت کردی جائے-

ابھی تک جتنے بھی مطالعات (Studies) ہوئے ہیں- ان سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ ہر صحت مند مرد جس کی عمر 35 سال سے زیادہ ہو اور وہ سگریٹ نوشی اور مرغن غذا کا عادی ہو اور اس کو ورزش کرنے کے مواقع کم ملتے ہوں تو ایسے تمام افراد کو 75Mg سے 150Mg اسپرین روزانہ ڈاکٹر کے مشورہ کے مطابق تا حیات کھاتے رہنا چاہئے-

---

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 34185 میں امین خالد ولد عبدالحلیم مرحوم پیشہ سماجی کارکن عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراؤ ڈان U.K بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-7-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/1000 سٹرلنگ پونڈ بصورت ماہوار آمد مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا -اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد امین خالد ولد عبدالحلیم مرحوم U.K گواہ شد نمبر 1 نسیم افضل بٹ ولد محمد افضل بٹ U.K گواہ شد نمبر 2 محمد اکرام نسیم ولد شیر محمد U K

مسل نمبر 34186 میں فیاض الحق ولد ڈاکٹر اعجاز الحق پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ھارنس بائی آسٹریلیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-1-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1- مکان واقع آسٹریلیا (Mortgage) پر خریدا مالیتی -/226000 آسٹریلین ڈالر کا 1/2 حصہ- اس وقت مجھے مبلغ -/2400 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے- العبد فیاض الحق ولد ڈاکٹر اعجاز الحق آسٹریلیا گواہ شد نمبر 1 فاروق احمد ولد محمد اعجاز علی آسٹریلیا گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد آسٹریلیا

مسل نمبر 34187 میں YAHYA پیشہ ٹیچر عمر 33 سال بیعت 1981ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-4-95 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/175000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد Yayha جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Lili Suwarli s/o Ajiji جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 M.Ihi s/o Sarhadi جابر انڈونیشیا

مسل نمبر 34188 میں کوکب کلیم ریحان صاحبہ زوجہ سید عبداللطیف الرحمان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-4-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- حق مہر -/10000 روپے بذمہ خاوند- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ کوکب کلیم ریحان زوجہ سید عبداللطیف الرحمان طاہر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 سید عبدالقیوم ولد سید محمد یوسف مرحوم طاہر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 2 سید عبداللطیف ولد سید عبدالقیوم طاہر آباد ربوہ

مسل نمبر 34189 میں محمد اشرف ولد محمد شریف صاحب قوم چہل جٹ پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-4-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- مکان واقع محلہ دارالبرکات ربوہ نمبر 17/3 مالیتی -/390000 کا 5/9 حصہ- اس وقت مجھے مبلغ -/4460 روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس از صدر انجمن احمدیہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمد اشرف ولد محمد شریف صاحب کوارٹر نمبر 151 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 منصور احمد خالد ولد مبارک احمد کوارٹر نمبر 30 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 سید عبداللطیف ولد سید عبدالقیوم طاہر آباد ربوہ

مسل نمبر 34190 میں شاہدہ نسیم زوجہ محمد اشرف قوم گھمن جٹ پیشہ پنشنر عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-4-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے- 2- طلائی زیورات وزنی 91 گرام 870 ملی گرام مالیتی -/47500 روپے- 3- پلاٹ واقع دارالعلوم شرقی مالیتی -/215000 روپے- (فروخت شدہ) 4- بینک بیلنس (مرکز قومی بچت) -/300000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/1945 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم مسعود احمد صدیقی صاحب 16/2 دارالنصر غربی ربوہ لکھتے ہیں میرے والد محترم لطیف احمد صدیقی صاحب کی مورخہ 12 مئی 2002ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پر بہت سے عزیز و اقارب اور احباب جماعت نے ہمارے گھر آ کر خاکسار اور دیگر افراد خاندان سے دلی تعزیت کی اور ہمیں حوصلہ دیا۔ اس کے علاوہ بذریعہ خط فون اور ای میل پر تعزیت کی۔ ان تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ سب احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب کی مغفرت فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب بابت ترکہ محترمہ حمیدہ حفیظ صاحبہ)

مکرم صفی الرحمٰن خورشید سنوری صاحب (ابن مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب حنیف سنوری) مینیجر نصرت آرٹ پریس ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ حمیدہ حفیظ صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا چکی ہیں۔ قطعہ نمبر 18/5 دارالعلوم غربی رقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے بھائی مکرم لطیف الرحمٰن صاحب (رومی ٹریولز) کراچی کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم نصیر الرحمٰن ناصر صاحب (بیٹا)
(2) محترمہ امۃ العزیز احمد صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرم حنیف الرحمٰن صاحب (بیٹا)
(4) مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب (بیٹا)
(5) مکرم لطیف الرحمٰن صاحب (بیٹا)
(6) مکرم ولی الرحمٰن صاحب (بیٹا)
(7) محترمہ امۃ النصیر صاحبہ (بیٹی) وفات یافتہ

محترمہ امۃ النصیر صاحبہ (وفات یافتہ) کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(i) مکرم قریشی منیر احمد صاحب (بیٹا)
(ii) مکرم قریشی منصور احمد صاحب (بیٹا)
(iii) محترمہ امۃ الجمیل ظفر صاحب (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالمنان صاحب (آئس کریم والے) ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری خالہ محترمہ اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ مکرم عمر دین صاحب مرحوم والدہ محمد یوسف ظفر مرحوم سابق کارکن خزانہ (محلہ دارالیمن شرقی ربوہ) مورخہ 3 جون 2002ء کو بعمر 100 سال وفات پا گئیں۔ ان کا جنازہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں پڑھایا۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی قبر تیار ہونے پر دعا مکرم محمد صدیق منور صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرمہ نصرت طاہرہ صاحبہ نگران لجنہ حلقہ دودہ ضلع سرگودھا تحریر کرتی ہیں کہ خاکسارہ کی بیٹی مکرمہ نجمہ فضیلت صاحبہ و مکرم عبدالکریم صاحب مقیم گوٹھ فاروق آباد بشیر آباد اسٹیٹ (سندھ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام "شازل احمد" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری رشید احمد صاحب گوٹھ فاروق آباد کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی درازی عمر، صحت و تندرستی اور خادم دین بننے اور ہم سب کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

کرنا پڑ رہا ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اس مد میں دل کھول کر اپنے عطیات پیش کریں تا کہ ہسپتال میں آنے والا کوئی بھی مریض بغیر علاج و معالجہ کے واپس نہ لوٹایا جائے۔ خدا تعالیٰ آپ کے اموال میں بے شمار برکتیں نازل فرمائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ صفحہ 6

ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شاہدہ نسیم اہلیہ محمد اشرف کوارٹر نمبر 151 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف ولد مکرم محمد شریف خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سید عبداللطیف ولد سید عبدالقیوم طاہر آباد ربوہ

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 16 / جون 2002ء

1-05 a.m	عربی سروس
2-05 a.m	یسرنا القرآن سیکھئے
2-25 a.m	مجلس سوال و جواب حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
3-25 a.m	چلڈرنز کلاس حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
4-25 a.m	جرمن خواتین کی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات 5-6-2002
5-30 a.m	سفر ہم نے کیا
6-05 a.m	تلاوت، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ عالمی خبریں
7-00 a.m	چلڈرنز کلاس حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
7-30 a.m	مجلس سوال و جواب حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
8-25 a.m	تعارف کتب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول
9-05 a.m	خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ 14-6-02
10-05 a.m	اردو اسباق ہادی علی کے ساتھ
10-40 a.m	سفر ہم نے کیا (شندور)
11-00 a.m	لجنہ کی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات
12-05 p.m	تلاوت۔ عالمی خبریں
12-40 p.m	لقاء مع العرب پروگرام نمبر 135
1-40 p.m	سپینش سروس۔ خطبہ جمعہ 10-8-98
2-50 p.m	مشاعرہ۔ رشید قیصرانی صاحب کے ساتھ
3-45 p.m	تحریک احمدیت۔ کوئز پروگرام
4-15 p.m	انڈونیشین سروس
5-15 p.m	تعارف کتب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول
6-05 p.m	تلاوت۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ عالمی خبریں
7-00 p.m	مجلس عرفان 7-5-2002
8-00 p.m	بنگلہ سروس
9-05 p.m	لجنہ کی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات 9-6-2002
10-05 p.m	خطبہ جمعہ 14-6-2002
11-05 p.m	جرمن سروس

سوموار 17 / جون 2002ء

12-10 a.m	لقاء مع العرب
1-10 a.m	عربی سروس
2-10 a.m	چلڈرنز کلاس حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
2-40 a.m	مجلس سوال و جواب
3-30 a.m	مشاعرہ
4-15 a.m	پروگرام ملاقات
5-15 a.m	تحریک احمدیت
6-05 a.m	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ عالمی خبریں
7-00 a.m	چلڈرنز کارنر
7-15 a.m	حکایات شیریں واقفین نو بچوں کا پروگرام
7-30 a.m	مجلس سوال و جواب (انگریزی)
8-30 a.m	روحانی خزائن۔ کوئز پروگرام
9-10 a.m	اردو کلاس نمبر 419
10-25 a.m	چائنیز سیکھئے۔
11-00 a.m	فرانسیسی احباب کی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات 10-6-2002
12-05 p.m	تلاوت۔ عالمی خبریں
12-30 p.m	لقاء مع العرب نمبر 136
1-35 p.m	چائنیز پروگرام۔ تعارف کتب
2-05 p.m	اردو تقریر
2-45 p.m	مجلس سوال و جواب
3-50 p.m	خطبات امام کوئز پروگرام
4-35 p.m	انڈونیشین سروس
5-35 p.m	سفر ہم نے کیا۔ نصرت جہاں اکیڈمی
6-05 p.m	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ عالمی خبریں
7-00 p.m	اردو کلاس نمبر 418
8-15 p.m	بنگلہ سروس
9-20 p.m	فرانسیسی احباب کی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات 10-6-2002
10-20 p.m	فرانسیسی سروس
11-20 p.m	جرمن سروس

بقیہ صفحہ 2

آزمائش کی گئی ہے اور میں اپنے دونوں پیاروں کے بعد میں تم میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ جو لوگ ہمارے پاس موجود ہیں ان کے معاملات تو ہم خود نبٹائیں گے اور جو یہاں موجود نہیں ان کے لئے ہم مضبوط اور امین والی مقرر کریں گے۔ پس جو صحیح طریق اختیار کرے گا ہم اس سے مزید حسن سلوک سے پیش آئیں گے اور جو برائی کرے گا ہم اسے سزا دیں گے۔ اللہ ہماری اور آپ کی مغفرت فرمائے۔

مورخین نے لکھا ہے کہ خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد آپ نے جو خطبہ دیا اس میں اس امر کا بھی اظہار فرمایا کہ عرب قوم کی مثال اس سرکش اونٹ کی سی ہے جو اپنے قائد کے پیچھے چل رہا ہو اس کے قائد کو چوکس رہنا پڑتا ہے کہ وہ اس کو کہاں چلا رہا ہے پس رب کعبہ کی قسم میں عرب کو ٹھیک راستہ پر چلاؤں گا۔ (تاریخ طبری)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆جمعرات 13-جون زوال آفتاب : 1-08
☆جمعرات 13-جون غروب آفتاب : 8-17
☆جمعہ 14-جون طلوع فجر : 4-20
☆جمعہ 14-جون طلوع آفتاب : 5-59

کشیدگی میں کمی۔ بھارتی بحری بیڑے کی واپسی

پاکستان اور بھارت میں کشیدگی میں کمی آ رہی ہے اور امریکی وزیر دفاع ڈونلڈ رمزفیلڈ کی آمد سے قبل ہی بھارت نے اپنے میزائل بردار پانچ جنگی بحری جہازوں کی واپسی شروع کر دی ہے۔ پاکستان کیلئے

بھارت نے نئے ہائی کمشنر کی تعیناتی کا فیصلہ کرلیا ہے۔ تاہم بھارتی وزیر عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ سرحدوں پر بھارتی فوج اکتوبر تک تعینات رہی گی۔

حقیقی مسائل کا حل چاہتے ہیں مشرف صدر

جنرل پرویز مشرف نے امید ظاہر کی ہے کہ بھارت ایسے سنجیدہ اقدامات اٹھائے گا جن سے کشمیر کا بنیادی مسئلہ حل ہو سکے۔ اور مذاکرات کی راہ ہموار ہو سکے۔ صدر نے ابوظہبی میں پریس کانفرنس میں کہا کہ ہم نے کشیدگی کم کرنے کیلئے بہت سے اقدامات کئے ہیں تاہم بھارت کا فضائی حدود پر پابندی اٹھانے کا فیصلہ ایک بہت چھوٹا قدم ہے۔

جیل میں توہین رسالت کا مجرم قتل

کوٹ لکھپت جیل لاہور میں توہین رسالت کے جرم میں سزائے موت کے قیدی محمد یوسف (مبینہ مدعی نبوت) کو سزائے موت کے ایک قیدی طارق نے پستول سے فائر کر کے قتل کر دیا۔ اس قتل کے واقعہ پر سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی کو سپرنٹنڈنٹ جیل کو فوری طور پر معطل کر دیا گیا ہے۔

واجپائی نے ڈاکٹر عبدالکلام کو صدارتی امیدوار نامزد کر دیا

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے بھارت کے ایٹمی پروگرام کے بانی ممتاز سائنسدان ڈاکٹر عبدالکلام کو آئندہ صدارتی امیدوار نامزد کر دیا ہے۔ صدارتی انتخاب 15 جولائی کو ہوگا۔

متعدد شہروں میں آندھی طوفان اور بارش

پنجاب کے متعدد شہروں میں منگل کو شدید آندھی طوفان بادوباراں آیا۔ جس سے گرمی کی شدت میں کمی آئی تاہم مختلف مقامات سے جانی ومالی نقصانات کی اطلاعات بھی ملی ہیں۔ ربوہ میں شدید آندھی آئی اور اس کے ساتھ بارش بھی ہوئی جس سے موسم خوشگوار ہوگیا۔

FAST-NU, GIK And NUST Entry Test Coaching Center

A class is being conducted on 15th June for 4Weeks.

For Details contact: Waseem Ahmad (Senior FASTIAN)

Q-94,Tehrik-e-Jadid Darul Nasar Gharbi Rabwah Tel:214106

خبریں ورلڈکپ فٹبال 2002ء

☆36 سال کے بعد پہلی بار ایسا ہوا کہ دفاعی چیمپئن پہلے راؤنڈ میں باہر ہو گیا جب دفاعی چیمپئن فرانس کو ڈنمارک سے 2 صفر کے ساتھ شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ فرانس پہلے راؤنڈ کا کوئی میچ بھی نہیں جیت سکا۔

☆سینیگال یوراگوئے کا میچ تین تین گول سے برابر رہا سینیگال اگلے راؤنڈ کے لئے کوالیفائی کر گیا۔

☆آئرلینڈ سعودی عرب کو تین صفر سے ہرا کر دوسرے راؤنڈ میں پہنچ گیا۔ ☆جرمنی نے کیمرون کو دوصفر سے ہرا کر اپنے پول میں پہلی پوزیشن حاصل کر لی۔

☆ڈنمارک، سینیگال، سپین، برازیل، جرمنی، آئرلینڈ اور میکسیکو دوسرے راؤنڈ کے لئے کوالیفائی کر چکے ہیں۔

کرایہ کیلئے مکان خالی ہے

رقبہ دو کنال Covered Area پانچ ہزار مربع فٹ نہایت صاف ستھری خوبصورت کشادہ بلڈنگ برائے فیملی رہائش۔ ہائی سکول نرسری سکول کمپیوٹر سنٹر کاروباری دفاتر کیلئے انتہائی موزوں ہے۔ کرایہ کیلئے خالی ہے۔ مین روڈ فیکٹری ایریا ربوہ 8/1 پر واقع ہے۔

رابطہ کیلئے: ٹیلی فون 211829

ELLERY THAT STANDS OUT.
h. Innovative. Unique.

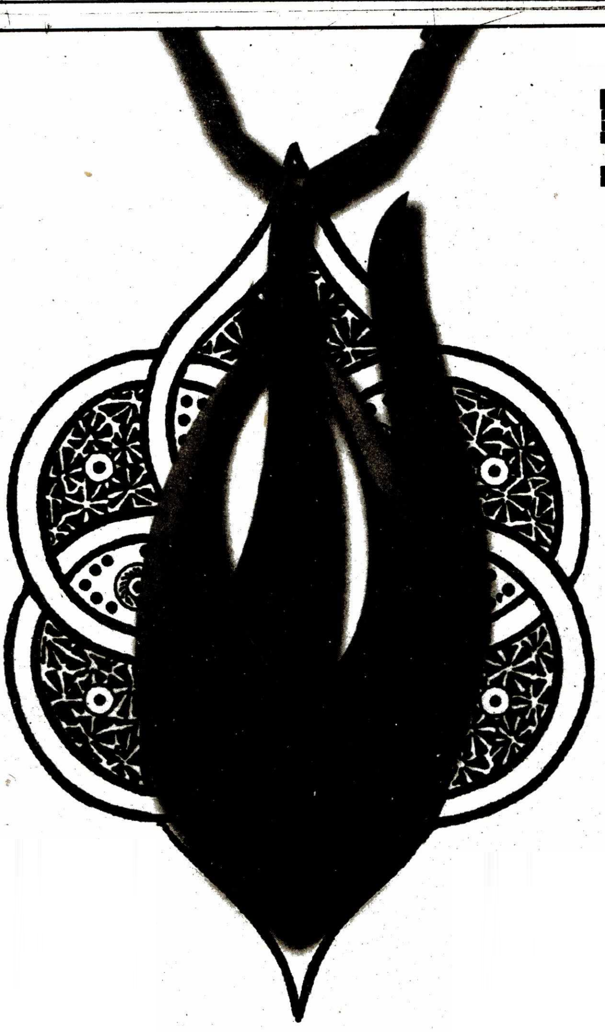

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton. Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61